



مجلسِ اسلامی
محدث فتویٰ

سوال

(28) مؤذن کی غلطی اور روزے کی قضا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک مسئلہ ہو گیا ہے جو آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہماری مسجد میں ایک دن مغرب کی اذان جلدی ہو گئی، عام دنوں میں تو محسوس نہیں ہوتا لیکن رمضان کی وجہ سے ہر کوئی محسوس کرتا ہے اذان ۳۵ کے بجائے مؤذن نے ۳۰ منٹ پہ دے دی۔ لیکن جب ان کو نشانہ دی گئی تو وہ بہت پریشان ہوئے۔ اس (اذان کی) وجہ سے لوگوں نے غروب آفتاب سے پہلے روزہ کھول لیا اس مسئلے کے حل کے لئے انہوں نے مختلف علماء کرام سے رابطہ کیا جن میں ڈاکٹر فضل الہی صاحب بھی ہیں لیکن انہوں نے اس مسئلے کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد عبدالستار بھٹی صاحب نے عبدالمنان نورپوری صاحب سے رابطہ کیا، انہوں نے یہ فتویٰ دیا کہ جن لوگوں نے روزہ کھولا ہے وہ دوبارہ روزہ رکھیں گے لیکن بعض علماء کرام نے کہا کہ یہ مؤذن کی غلطی ہے تو مؤذن ہی روزہ رکھے گا۔ لیکن عبدالستار بھٹی صاحب اور مؤذن نے عبدالمنان نورپوری صاحب کے فتویٰ پر اکتفا کیا اور مسجد میں اعلان کیا کہ سارے لوگ دوبارہ روزہ رکھیں گے۔ لیکن بہت لوگوں کا خیال ہے کہ صرف ہم نے روزہ نہیں کھولا بلکہ ان لوگوں نے بھی کھولا ہے جو اس مسجد میں نماز ادا کرنے نہیں آتے جو دوسرے یعنی گھر کے قریب والی مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں۔

پوچھنا یہ ہے کہ کیا ہم دوبارہ روزہ رکھیں گے یا مؤذن کی غلطی ہے وہی دوبارہ روزہ رکھے گا۔

اس مسئلے کا قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب بتا کر احادیث میں شائع کریں۔ (ان شاء اللہ) کیونکہ ہم لوگ اس مسئلے کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے :

”افطرنا علی عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غیم ثم طلعت الشمس“ صحیح بخاری (۱۹۵۹) باب اذا افطر فی رمضان ثم طلعت الشمس (۱۹۵۹)

ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ : قضا ضروری ہے۔ (صحیح بخاری : ۱۹۵۹)

اسلم العدوی مولیٰ عمر سے روایت ہے کہ ایک دفعہ بادل والے دن (سیدنا) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے روزہ افطار کر لیا، آپ یہ سمجھتے تھے کہ مغرب ہو چکی ہے اور سورج غروب



ہو چکا ہے، پھر (بادل بٹنے کے بعد) سورج طلوع ہو گیا تو امیر المومنین نے فرمایا :

”**الخطب یسر وقد اجتهدنا**“ مسئلہ آسان ہے (صرف ایک روزہ قضا کا رکھ لیں گے) اور ہم نے اجتہاد کیا ہے۔ (موطا امام مالک، روایت ابی مصعب الزہری ۳۱۶/۱ ح ۸۲۰ و سندہ صحیح، روایت القلی ص ۲۱۲)

روایت کی تشریح میں امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”**یرید بذاک عمر بن الخطاب القضاء ویسارۃ مووتہ و غلغلتہ فیما یری واللہ اعلم**“ عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کا ان الفاظ سے یہ ارادہ تھا کہ روزے کی قضا ہوگی اور ایسا کرنا آسان اور معمولی ہے۔ واللہ اعلم (موطا الزہری ص ۳۱۶، ۳۱۷ و موطا القلی ص ۲۱۳)

اس روایت کے بہت سے شواہد ہیں، مثلاً دیکھئے موطا امام مالک (روایت یحییٰ بن یحییٰ ۳۰۳/۱ ح ۶۸۲، الصیام: ۴۴ و تحقیق الشیخ سلیم بن عید الحلالی ۳۳۲/۲ ح ۳۹۹ وقال: موقوف صحیح) و مصنف ابن ابی شیبہ (۲۳/۳ ح ۲۴، ۲۵) و مصنف عبدالرزاق (۸۸/۲ ح ۳۹۲، ۳۹۳) و السنن الکبریٰ للبیہقی (۲۱۷/۳)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں آیا ہے کہ ”**واللہ لا نقضیہ**“ اللہ کی قسم، ہم روزے کی قضا ادا نہیں کریں گے (السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۱۷/۳ واللفظ لہ، مصنف عبدالرزاق ۸۸/۲ ح ۳۹۵) و مصنف ابن ابی شیبہ (۲۳/۳ ح ۲۴، ۲۵)

یہ روایت سلمان بن مہران الاعمش، مدلس کی تہ لیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

علامہ نووی فرماتے ہیں: ”ولا عمش مدلس، لا یتج بمنعتمہ الا اذا صح سماعہ الذی عنعنہ من چیزہ اخری“ اور اعمش مدلس ہیں، ان کی عن والی روایت سے حجت نہیں پکڑی جاتی الا یہ کہ ان کے سماع کی تصریح کسی دوسری سند سے ثابت ہو جائے۔ (شرح صحیح مسلم، درسی نسخہ ج ۱ ص ۷۲، تحت ج ۱۰۹)

امام بیہقی نے اس روایت کو ایک دوسری وجہ سے خطا قرار دیا ہے۔ (السنن الکبریٰ ۲۱۷/۳)

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل تھے کہ اس روزے کی قضا ہوگی اور کفارہ نہیں ہوگا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲۵/۳ ح ۹۰۵۳ و سندہ صحیح، ابن جریر صرح بالسماع)

زیاد بن النضر (تابعی کبیر) رحمہ اللہ بھی ایسی حالت میں ایک دن کی قضا کے قائل تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲۵/۳ ح ۹۰۵۵ و سندہ حسن)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ”اس مسئلے میں اختلاف ہے اور ہمہ واس کے قائل ہیں کہ قضا واجب ہے۔“ (فتح الباری ۲۰۰/۳)

یہی اکثر علماء کا قول ہے۔ (دیکھئے عون المعبود ۲/۲۷۹)

قسطلانی نے کہا: ”**وہذا مذہب الشافعیہ والحنفیہ والمالکیہ والحنابلہ**“

شافعیوں، حنفیوں، مالکیوں اور حنبلیوں کا یہی مذہب ہے۔ (عن المعبود ۲/۲۷۹)

ان کے مقابلے میں حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”**اجزائہ**“ یعنی یہی روزہ کفایت کرتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲۳/۳ ح ۹۰۵۱ و سندہ صحیح)

ان تمام اقوال اور فرمان الہی: (ثم اتوا الصیام الی الیل) پھر رات تک روزہ پورا کرو۔ (البقرہ: ۱۸۷) کو مد نظر رکھتے ہوئے یہی رنج ہے کہ اگر کوئی شخص روزہ افطار کر لے اور بعد میں سورج طلوع ہو جائے تو پھر اس روزے کی قضا ادا کرنا ہوگی۔

صورتِ مسئلہ میں پانچ منٹ پہلے اذان کی غلطی کی وجہ سے لوگوں نے روزہ افطار کر لیا، اس کے بعد سورج نظر نہیں آیا۔ لہذا یہ مسئلہ خطا و نسیان کا ہے۔



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «ان اللہ تجاروزلی عن امتی الخطا والنسیان وما استکرہوا علیہ» بے شک اللہ نے میرے لئے میری امت سے خطا، بھول اور جس میں انہیں مجبور کیا جائے، معاف فرمایا ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ۳۵۶/۷ و صحیح الحاکم علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی فی تلخیصہ ولم یتعقبہ)

عموم قرآن بھی اسی کا موید ہے۔ دیکھئے سورۃ الاحزاب (آیت: ۵)

لہذا ایسی حالت میں لوگوں پر کوئی قصا نہیں ہے۔

یہی تحقیق ہمارے استاذ محترم مولانا حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ کی ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 2 ص 140

محدث فتویٰ